جمعرات
۳- نومبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۴۶ | جمعرات -۲۸- جمادی الاول -۱۴۱۵ھ - نبوت ۱۳۷۳ ہش ۳- نومبر ۱۹۹۴ء

دعا اس کو فائدہ پہنچاتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے

غفلت کو چھوڑ دو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کر لے گا وہ دوسرے کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔ پس دعا اس کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود اپنی بھی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو کہ کوڑی اور موتی دونوں دریا ہی سے نکلتے ہیں۔ پتھر اور ہیرا بھی ایک ہی پہاڑ سے نکلتا ہے مگر سب کی قیمت الگ الگ ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا نے مختلف وجود بنائے ہیں۔ انبیاء کا وجود اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے اور خدا کی محبت سے بھرا ہوا۔ اس کو اپنے جیسا سمجھ لینا اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہو گا۔ بلکہ خدا نے تو وعدہ کیا ہے کہ جو ان سے محبت کرتا ہے وہ انہیں میں سے شمار ہو گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ بہشت میں ایک ایسا مقام عطا ہو گا جس میں صرف میں ہی ہوں گا۔ ایک صحابیؓ رو پڑا۔ کہ حضورؐ مجھے جو آپؐ سے محبت ہے میں کہاں ہوں گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو بھی میرے ساتھ ہو گا۔ پس سچی محبت سے کام نکلتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۱۶۱)

احمدی خواتین اور وقف عارضی

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"یہ واقفین وفد کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جبکہ وہ خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جا سکیں۔ ورنہ ان سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں۔ تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲- فروری ۱۹۷۷ء)

وقف عارضی کا سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ تمام عہدیداران اور مربیان کرام سے گذارش ہے کہ اس طرف خصوصی توجہ دے کر اپنے ٹارگٹ کو پورا کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

سانحہ ارتحال

○ مکرم صدیق احمد منور صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

میری بھتیجی فوزیہ بشیر بنت مکرم بشیر احمد صاحب آف فیکٹری ایریا ربوہ عمر ۱۲ سال ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد ۲۵- اکتوبر ۹۴ء کو وفات پا گئی۔ عزیزہ ساتویں کلاس کی طالبہ تھی۔ اس کی وفات سے والدین کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اسی روز مغرب کی نماز کے بعد بیت المهدی گولبازار میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رکھو نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اس دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آپس کے تعلقات کو درست کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

آپس کے تعلقات درست کرو۔ یہاں تو حال یہ ہے کہ بھائی بھائی کے معاملے میں بھی دیانت دار ثابت نہیں ہوتا۔ ماں باپ آنکھیں بند کرتے ہیں تو جائیداد کے جھگڑے شروع ہوتے ہیں جو ختم ہونے کا نام نہیں لیتے۔ بارہ بارہ سال، بیس بیس سال تک جھگڑے چلتے ہیں۔ ایسی جماعتیں ہیں جن کے ساتھ بالآخر مجھے تنگ آ کر یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ اتنی دیر کے اندر یہ جھگڑے ختم کر دیا مجھ سے تعلق توڑ لو بیچ کی کوئی اب راہ نہیں رہی۔ بیس بیس سال کے ایسے بگڑے ہوئے تعلقات، جماعتیں پھٹی ہوئیں۔ اور اللہ کا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کو خدا نے یہ بنیادی خلق عطا کیا ہوا ہے کہ (امامت) سے وابستہ ہے جب یہ کہا کہ پھر مجھ سے کوئی تعلق نہیں تو پھر لوگوں نے قربانیاں کیں۔ وہ جماعتیں درست ہوئیں اب ان میں بڑی برکت پڑ رہی ہے۔ بعض ایسی جماعتیں ہندوستان میں ہی ہیں، جن کا حال یہ تھا کہ سالہا سال سے کسی نئے احمدی کا منہ دیکھنا نصیب نہیں تھا اب ان جماعتوں میں صرف وہیں بہتر کام نہیں ہوا بلکہ سارے ماحول میں انہوں نے کام شروع کیا ہے اور حیرت انگیز انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ تو جمعیت دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور وہ تمام اخلاق جو جمعیت کو منتشر کرنے والے ہیں وہ آپ کے (دعوت الی اللہ) کے کاموں میں نہ صرف روک بنتے ہیں بلکہ آئے ہوؤں کو بھی دوبارہ دھکیل کر باہر پھینک دینے کا موجب بنتے ہیں اور یہ معاملات ان میں ایک بہت ہی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بد معاملگی کے نتیجہ میں خاندان بکھر گئے، بھائی بھائی کا دشمن ہوا، بھائیوں نے بہنوں کے حق مارنے کی کوشش کی، بہنوں نے بھائیوں کے حق مارنے کی کوشش کی اور جہاں خاندان بکھر گئے وہاں جماعت کو جمعیت کیسے نصیب ہو سکتی ہے۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی باتوں پر غور کریں اور اپنے دل میں ایسی جگہ دیں کہ پھر کبھی آپ کے دل سے جدا نہ ہوں۔

(از خطبہ ۳- جون ۱۹۹۴ء)

غفلت کو چھوڑ دو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کر لے گا وہ دوسرے کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔ پس دعا اس کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود اپنی بھی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۳- نبوت- ۱۳۷۳ ھش ۳- نومبر ۱۹۹۴ء

عیب چینی کی بجائے نصیحت

عیب اگر نہیں نظر آتا تو ہر شخص کو صرف اپنے آپ میں عیب نظر نہیں آتا اور وہ اس لئے کہ اگر کوئی ایسی بات ہو بھی تو اس کی وہ اتنی خوبصورت توجیہ کر دیتا ہے کہ وہ عیب 'عیب ہی نہیں رہتا۔ اور دوسرے لوگوں میں کوئی بھی ایسا فرد نہیں جس میں وہ کوئی نہ کوئی عیب نکال نہ سکے۔ عیب چھوٹا ہو یا بڑا' لوگوں کو نظر آنے لگتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بات ہم میں تو نہیں ہے اور اگر ہم میں ہے تو وہ ایسے حالات میں ہوتی ہے جن میں وہ عیب عیب نہیں رہتا۔ بہرحال یہ انسانی فطرت کی خامی ہے کہ انسان اپنے آپ کو بے عیب سمجھتا ہے۔ اور دوسرے سب لوگوں میں کوئی نہ کوئی عیب تلاش کر لیتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر وقت وہ عیب چینی ہی کرتا رہے۔ لوگوں کے ساتھ ٹھیک ٹھاک تعلق رکھتا ہے اور انہیں ایک حد تک اچھا ہی سمجھتا ہے۔ لیکن جب عیب چینی پر آتا ہے تو اسے عیب نظر آنے لگ جاتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ "کسی میں عیب دیکھ کر اسے نصیحت کرو اور اس کے لئے دعا کرو"۔ یہ ارشاد ہمارے سامنے تین باتیں کھول کر رکھ دیتا ہے۔ ایک تو یہ کہ کسی میں عیب ہونا کوئی عجیب بات نہیں۔ انسان خطا کا پتلا ہے۔ وہ عیب کی طرف جلدی مائل ہو جاتا ہے۔ عادتاً بھی اس میں بعض ایسی باتیں ہو سکتی ہیں جنہیں عیب کے زمرے میں لایا جا سکے۔ تو اگر ہر شخص میں عیب کے ہونے کا امکان ہے تو پھر اس بات کو ہمدردی سے کیوں نہ دیکھا جائے۔ جس میں عیب نظر آتا ہے اس سے ہمدردی کی جائے۔ اور دل میں یہ خواہش پیدا ہو کہ اس کا یہ عیب دور ہو جائے۔ عیب کو صرف دیکھتے رہنے سے تو وہ دور نہیں ہو جاتا۔ اگر کسی شخص کو نصیحت کی جائے تو ہو سکتا ہے بلکہ اس بات کا بہت امکان ہے کہ وہ اس نصیحت کے پیش نظر اپنے عیب سے چھٹکارا حاصل کر لے۔ نصیحت کے متعلق ہم سب جانتے ہیں کہ نصیحت بھی درست طریق پر ہو تو کارگر ہوتی ہے غلط طریق پر کی جائے تو عیب کو اور پختہ کر دیتی ہے۔ سب کے سامنے اور طنزیہ رنگ میں آپ عیب کا ذکر کریں تو جس میں عیب ہے وہ اپنے عیب پر اور پختہ ہو جاتا ہے۔ چلو ایسے ہے تو ایسے ہی سہی بلکہ غصے کی حالت میں اس کا عیب اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ لیکن اگر آپ اسے کسی وقت الگ کر کے ہمدردانہ رنگ میں سمجھائیں کہ یہ بات تو اچھی نہیں ہے تو یقیناً وہ سمجھنے کی کوشش کرے گا اور اس کا عیب دور ہو جائے گا۔ لیکن اگر ایسا کرنے پر بھی اس کا عیب دور نہ ہو تو آخری حربہ جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پیش فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائے۔ دعا ایک ایسی چیز ہے کہ نظر تو نہیں آتی لیکن اپنا اثر دکھاتی ہے اور غیر محسوس طریق پر اپنا اثر دکھاتی ہے دعا کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے کہ اس کو از خود خیال آ جائے کہ یہ مجھ میں عیب ہے اور مجھے اسے دور کرنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا شخص اس سے بات کرے جس کی بات کو وہ زیادہ وقعت دیتا ہو اور وہ عیب چھوڑ دے۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ دعا کے ذریعے اس کا عیب دور ہو سکتا ہے۔

پس حضرت صاحب نے تین باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے ایک تو یہ کہ عیب تو کہیں بھی نظر آ سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جہاں عیب نظر آئے وہاں نصیحت کی جائے اور تیسرے یہ کہ اگر نصیحت سے بھی کام نہ بنے تو اس کے لئے دعا کی جائے۔

تم نے جو کچھ کہا وہ ٹھیک نہیں
زیرِ لب مسکرا کے چُپ ہیں ہم
دل تو ہے ناتواں مگر پھر بھی
زخم پر زخم کھا کے چُپ ہیں ہم

ابو الاقبال

وقتِ فریاد

راہِ مولا پہ چلتے چلتے ہم
خود کو اس راہ میں فنا کر دیں

حق تعالیٰ! نئی تجلّی سے
حق و باطل کو اب جدا کر دیں

اپنی الفت سے اپنی قربت سے
درد و درماں سے آشنا کر دیں

جبر کے پرخچے اُڑیں جس سے
صبر کی ہم وہ انتہا کر دیں

اس کے حکموں نے باندھ رکھا ہے
ورنہ دنیا کو کیا سے کیا کر دیں

اِک صدا آج ساری دنیا میں
جا رہی ہے اسے سدا کر دیں

وقتِ فریاد آ گیا ہے ظفر
سارے دردوں کو اب دعا کر دیں

راجہ نذیر احمد ظفر

تحریک جدید کے سالِ نو کے اعلان پر عہدیداران جماعت کے فرائض

○ تحریک جدید کی ذمہ واریوں میں توسیع مشنہائے بیرون کے نتیجہ میں اس قدر اضافہ ہو چکا ہے کہ ہمارے محبوب امام (الرابع) جس انداز میں ہمیں اس طرف توجہ دلا چکے ہیں وہ ہر مخلص احمدی کے لئے لمحہ فکریہ پیدا کرنے اور مخلصانہ لبیک کہنے کے لئے کافی ہے فرمایا۔

"بے انتہا کام کی ضرورت ہے' بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے' بے حد واقفین کی ضرورت ہے' بے حد مالی قوت کی ضرورت ہے"۔ (تقریر سپین ۱۹۸۲ء)

اندریں صورت سالِ نو کے وعدہ جات اولین موقعہ پر حاصل کرنے کا اہتمام فرمایا جائے۔

۱- وعدوں کا ٹارگٹ حاصل کرنے کے لئے معیادی وعدے حاصل کئے جائیں۔

۲- سعی فرمائی جائے کہ جماعت کے ہر فرد (مرد و زن بچہ بوڑھا) کو شامل کیا جائے۔

۳- کمانے والے حضرات اور خواتین سے ماہوار آمد کے کم از کم پانچویں حصہ کے برابر وعدہ لیا جائے۔

۴- وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے بھی بدستور وعدے پیش کئے جائیں۔

۵- معاونین خصوصی کی تعداد زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش فرمائی جائے۔

اس طرح یقیناً آپ تحریک جدید کے ذریعہ مالی قربانی کو کامیاب بنانے کا عظیم ثواب حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔

وکیل المال اول تحریک جدید

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں-

اس ضمن میں یہ یاد رکھیں کہ (جن پر تو نے انعام کیا ہے) کے مضمون میں ایک پوری تاریخ ہمارے سامنے رکھ دی گئی ہے- چونکہ اس سے پہلے میں اس بات پر گفتگو کر چکا ہوں اس لئے مزید اسے نہیں چھیڑتا لیکن انعمت کے چار مراتب ہیں اور سورہ فاتحہ کی ابتداء میں خدا کی چار صفات پیش فرمائی گئی ہیں- ان چاروں صفات سے جس انسان کا تعلق کامل ہو جائے گا وہ انعمت میں آخری مقام تک پہنچے گا اور جس حد تک اس کا صفات باری تعالیٰ سے تعلق کمزور ہو گا اسی حد تک (جن پر تو نے انعام کیا ہے) کے گروہ میں اسے نسبتاً ادنیٰ مقام نصیب ہو گا - پس یہ کہنا غلط ہے کہ کوئی مقام ہمیشہ کیلئے بند کر دیا گیا ہے- ہر مقام جاری ہے لیکن سورہ فاتحہ میں صفات باری تعالیٰ کو جس رنگ میں پیش فرمایا گیا ہے ان صفات کا آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے- جس کامل عبودیت کے ساتھ' جس کامل انکسار کے ساتھ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے نفس کو حمد سے خالی کر کے ربوبیت سے تعلق جوڑا' رحمانیت سے تعلق جوڑا' مالکیت سے تعلق جوڑا' اس کے بعد یہ تعلقات کا معیار بہت بلند ہو چکا ہے- اس لئے آئندہ کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ فرض کر دیا کہ (اور جو لوگ بھی اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے) اب ربوبیت' رحمانیت' رحیمیت اور مالکیت سے عام تعلق کام نہیں دے گا' جو اللہ اور اس رسول کی اطاعت کرے گا اور ان اداؤں کے ساتھ خدا سے تعلق باندھے گا جن اداؤں کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب سے تعلق جوڑا ہے اس کے لئے انعامات کے سب دروازے کھلے ہیں اور چونکہ یہ مضمون مشکل ہو گیا اور بلند تر ہو گیا ہے اور ڈیمانسٹریٹر (DEMONSTRATOR) نے' جس نے اس مضمون کو اپنی زندگی پر جاری کر کے دکھایا تھا اس مضمون کو درجہ کمال تک پہنچا دیا ہے اس لئے آخری مقام تک پہنچنا مشکل تر ہو گیا ہے لیکن اس اطاعت کے ادنیٰ مقام بھی ایسے ہیں جو گزشتہ زمانے کے اعلیٰ مقامات کے برابر درجہ پانے والے ہیں- چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس مضمون کو اس طرح کھول کر بیان فرما دیا کہ (میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں) علماء تو نبی نہیں ہیں اور میری امت کے معیار کے لحاظ سے نبی نہیں ہیں لیکن جہاں تک گزشتہ امتوں کا تعلق ہے ان کے نبیوں کے برابر تو میری امت میں تمہیں بہت سے علماء اور ولی اور بزرگ ملیں گے- پس یہ وہ مضمون ہے جس کے پیش نظر (جن پر تو نے انعام کیا ہے) نے ایک ایسا وسیع دروازہ کھولا ہے اور ہمیں ایک ایسے راستے پر قدم بڑھانے کی دعوت دی ہے جو لامتناہی ہے اور تمام انبیاء کی گزشتہ تاریخ ہمارے سامنے اکٹھی صورت میں پیش کر دیتا ہے کہ گویا اس راستے پر دور تک مختلف جھنڈے لگے ہوئے ہیں اور سب سے آخر پر مقام محمدیت کا جھنڈا ہے اور مسلسل یہ صلائے عام دے رہا ہے کہ آنا ہے تو یہاں تک آؤ اور اس سے پہلے رکنے کی کوشش نہ کرو- اس سے پہلے کی تھکن تمہیں مغلوب نہ کر دے- پس اس سفر میں جس مقام پر بھی انسان دم دے وہی (جن پر تو نے انعام کیا ہے) کا مقام ہے اور بہت ہی بڑا خوش نصیب ہے جسے محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں تک پہنچنے کی سعادت نصیب ہو جائے-

اس کے بعد (جن پر نہ تو تیرا غضب نازل ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے) کا مضمون شروع ہوتا ہے اور وہاں بھی یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ (جن پر تیرا غضب نازل ہوا) کی تشریح میں اگرچہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہود مراد ہیں اور ضالین کی تشریح میں اگرچہ ہم کہتے ہیں کہ عیسائی مراد ہیں مگر اللہ کی یہ شان ہے اور سورہ فاتحہ کی فصاحت و بلاغت ہے کہ کسی قوم' کسی مذہب کا نام نہیں لیا- مضمون صرف یہ بیان فرمایا گیا کہ خدا کی مذکورہ چار بنیادی صفات سے جو شخص کلیتہً تعلق کاٹ لے گا یا اس حد تک کاٹ لے گا کہ خدا کی رحمت سے وہ کاٹا جائے تو اسے (جن پر تیرا غضب نازل ہوا) شمار کیا جائے گا اور جو شخص کچھ تعلق برقرار رکھے گا لیکن ٹیڑھے رنگ میں اور کجی کے ساتھ' اس کو ضالین کے زمرے میں شمار کیا جائے گا-

اس مضمون پر آپ غور کریں تو بہت ہی وسیع تاریخی مطالعہ ہے جو آپ کے سامنے کھلتا ہے وہ قومیں جو مغضوب ہوئیں- قرآن کریم نے خود بیان فرمایا ہے کہ کیوں مغضوب ہوئیں- کس کس طرح' کس کس جگہ انہوں نے خدا کی بنیادی صفات سے اپنا تعلق توڑا اور ایک دفعہ نہیں بار بار توڑا اور کتنے لمبے عفو کے بعد' کتنے لمبے حلم کے بعد بالآخر اللہ تعالیٰ نے انہیں مغضوب قرار دیا تو اس کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو گا کہ کن چیزوں سے بچنا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں کوشش فرض ہے- اگر ایک ٹھوکر کھاتے ہیں تو تب بھی' اگرچہ خطرے کا مقام ہے لیکن آخری طور پر آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ کے لئے مردود نہیں قرار دے دیا گیا- خدا تعالیٰ نے قوموں کو ایک لمبا عرصے کے بعد جو ہزار سال سے زائد عرصے پر پھیلا پڑا ہے ان کو ان کی بار بار غلطیوں کے نتیجے میں اور غلطیوں پر اصرار کے نتیجے میں مغضوب قرار دیا-

پس اس سے جو تصویر ابھرتی ہے وہ یہ ہے کہ آخری سانس تک جینے کی امید تو ہے لیکن اگر غلطیاں کرتے ہوئے ہم مارے گئے تو ہم مغضوب کی حالت میں مارے جائیں گے- پس ایک طرف تو یہ امید کا پیغام بھی ہے اور دوسری طرف ایک عبرت کا پیغام بھی ہے اور یاد رکھنے کے لائق یہ بات ہے کہ یہود کا نام سورہ فاتحہ میں کیوں نہیں لیا گیا اس لئے کہ قرآن کریم یہ اعلان کرتا ہے کہ من حیث القوم مغضوب ہونے کے باوجود ان کے اندر آج بھی نیک لوگ موجود ہیں- آج بھی حق پرست لوگ موجود ہیں- آج بھی موحد موجود ہیں- آج بھی خدا سے محبت کرنے والے موجود ہیں- اگر انہیں اسلام کا صحیح پیغام پہنچتا یا محمد رسول اللہ ﷺ کے حسن سے ان کی شناسائی ہوتی تو وہ ضرور اسلام قبول کر لیتے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے غلاموں میں شامل ہو جاتے- مگر اپنے ماحول میں کٹے ہوئے خدا کی عبادت کرتے ہیں اور اس سے پیار کرتے ہیں- اس پر یقین رکھتے ہیں- اس کے لئے قربانیاں دیتے ہیں- پس دیکھئے سورہ فاتحہ نے کس حد تک عدل کا حق ادا فرمایا ہے- مغضوب کی تاریخ بھی ہمارے سامنے کھول کر رکھ دی لیکن ساتھ یہ بھی متنبہ کر دیا کہ کسی ایک قوم کو ان معنوں میں مغضوب سمجھنا کہ ان میں پھر کوئی نیک آدمی پیدا نہیں ہو سکتا یہ غلط ہے اس لئے جہاں قومی طور پر مغضوب قرار دیا وہاں ساتھ ساتھ استثناء کرتا چلا گیا اور بار بار ہمیں متنبہ کیا کہ خبردار! من حیث القوم یہود کو "مغضوب" قرار دے کر تمام کے تمام کو رد نہ کر دینا اور تمام کے تمام کو جہنمی قرار نہ دے دینا- اسی طرح من حیث القوم عیسائیوں کو "ضال" قرار دیتے ہوئے یعنی گمراہ قرار دیتے ہوئے پوری طرح رد کر کے (اللہ کی پناہ) یہ دعویٰ نہ کر بیٹھنا کہ یہ سارے کے سارے جہنمی گندے اور خدا سے دور لوگ ہیں- بار بار قرآن کریم نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ ان میں بھی بہت اچھے لوگ ہیں- ان میں بھی نیک ہیں- اخلاص سے ایمان لانے والے ہیں اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ جب تک یہ اپنے سچائی کے تصور کے مطابق اپنی تعلیمات پر عمل کرتے رہیں گے ان کو کوئی خطرہ نہیں ہے اور ان کے اجر خدا کے ذمہ ہیں- پس سورہ فاتحہ نے جہاں مغضوب اور ضالین کا ذکر قوموں کا نام لئے بغیر فرمایا وہاں ہماری توجہ اس طرف بھی مبذول فرما دی اور اس میں بھی ہمارے لئے ایک امید کا پیغام ہے کہ اگر ایسی قومیں جو ہزار سال' دو ہزار سال' چار ہزار سال تک بار بار خدا تعالیٰ کی ناشکری کرتی رہیں اور اس کی نافرمانی کرتی رہیں اور اس کے بندوں پر ظلم کرتی رہیں' ان میں بھی نیکوں کی گنجائش موجود ہے اور نیکی کی گنجائش موجود ہے تو محمد مصطفیٰ ﷺ کا لایا ہوا دین جو آخری اور کامل دین ہے اس سے وابستہ لوگوں کے متعلق یہ کہنا کہ (اللہ کی پناہ) سارے جہنمی ہو گئے' سارے کافر بے دین ہو گئے یہ بہت ہی بڑا ظلم ہو گا-

پس جماعت احمدیہ کے لئے خصوصیت سے اس میں سبق ہے- (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جہاں ایسے لوگوں پر سختی فرمائی ہے جنہوں نے ظلم اور تعدی اور عناد میں ہر حد پھلانگ دی اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق نہایت ہی ناپاک اور ظالمانہ رویہ اختیار کیا' وہ زبان اس گروہ کے محض چند لوگوں سے تعلق رکھتی ہے جو فساد اور فتنے اور ظلم میں حد سے زیادہ بڑھے ہوئے لوگ تھے- عامتہ المسلمین سے اس کا تعلق نہیں- چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس مضمون کو دوسری جگہ خود کھول کر بیان فرمایا ہے اور فرمایا' جہاں تک عام مسلمانوں کا تعلق ہے ان سے بے حد محبت رکھتا ہوں- ان میں صلحاء بھی ہیں- ان میں خدا کے بزرگ بھی ہیں اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ خبر کے مطابق ان میں بڑے بڑے مرتبہ رکھنے والے لوگ ہیں- صلحاء عرب بھی ہیں اور ابدال الشام بھی ہیں-

پس جماعت احمدیہ کو سورہ فاتحہ سے یہ انکسار بھی سیکھنا چاہئے- یاد رکھنا چاہئے کہ ہم میں سے ہر شخص کی نجات کی کوئی ضمانت نہیں کیونکہ ہر قوم میں ایسے استثناء ہوتے ہیں کہ اچھوں سے برے لوگ بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور بروں سے اچھے لوگ بھی پیدا ہو جاتے ہیں- اس لئے نہ انعمت کے مضمون میں کسی قوم کا ذکر فرمایا اور اس مضمون کو کھلا رہنے دیا- بنیاد یہی ہے اور فیصلے کی کسوٹی یہی ہے کہ ہر وہ شخص اور ہر وہ قوم جو خدا تعالیٰ کی ان چار صفات سے گہرا تعلق جوڑتی ہے اور اپنے آپ کو دوئی کی ملونی سے پاک کرتی ہے' جن صفات کا سورہ فاتحہ میں تعارف فرمایا گیا ہے تو وہ اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل ہو اور واقعتہً وہ اپنے تعلق میں مخلص ہو تو (جن پر تو نے انعام کیا) میں شمار ہو گی- لیکن ان کے اندر بھی استثناء ہو سکتے ہیں اور ہوتے رہیں گے- اس لئے ہمیشہ ہمیں نگران رہنا چاہئے اور اپنے نفس پر

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

جو تصویر اس وقت میرے پیش نظر ہے (اور حسب معمول آپ کے سامنے نہیں ہے) اس میں نائیجیریا کی آزادی سے قبل کی سیاسی زندگی کے ایک بہت بڑے رہنما جن کا تعلق شمالی علاقے سے تھا اور جن کی اپنی ایک پارٹی بعض حصوں میں حزب اختلاف کے طور پر کامیاب تھی لیگوس مشن ہاؤس کے سٹنگ روم میں میرے ساتھ بیٹھے ہیں۔ تھے تو یہ شمال کے اور ان کا اپنی مصروفیات کی بناء شمال ہی میں زیادہ قیام رہتا تھا۔ لیکن گاہے گاہے نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں بھی تشریف لاتے اس دفعہ آئے تو خاص طور پر مجھ سے وقت لے کر احمدیہ مشن ہاؤس بھی تشریف لائے۔ امینو مالم یعنی معلم امینو کانو آپ کا نام تھا اور آپ نہ صرف سیاسی امور میں حصہ لیتے تھے بلکہ مذہبی طور پر بھی عالم مانے جاتے تھے اور نمازوں کی امامت کے علاوہ قرآن مجید کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ اور درس سننے والوں کا احساس یہ تھا کہ آپ خاصے لبرل ہیں۔ اگرچہ پیدا تو اس علاقے میں ہوئے جہاں بہت قدامت پسند علماء کا غلبہ تھا اور وہیں پلے بڑھے لیکن چونکہ انہوں نے شروع ہی سے نائیجیریا کی ایک بہت بڑی سیاسی پارٹی جس کا نام این۔ سی۔ این۔ سی تھا اور جس کے سربراہ امریکہ کے تعلیم یافتہ ڈاکٹر نیمڈی ازکوے تھے۔ جو بعد میں نائیجیریا کے صدر مملکت بھی بنے۔ اس لئے ان میں قدامت پسندی کی روح ہونے کی بجائے کھلے دماغ کے ساتھ باتیں کرنے کا انہیں ملکہ حاصل ہو گیا۔ وہ دین کے متعلق جب گفتگو کرتے تھے تو پتہ چلتا تھا کہ مکمل طور پر اجتہاد کے قائل ہیں اور محض سنی سنائی یا روایتی باتوں کو ماننے اور ان پر عمل کرنے سے گریز کرتے۔ مالم (یہ لفظ نائیجیریا میں اسی طرح استعمال کیا جاتا ہے) امینو کانو جانتے تھے کہ احمدیہ جماعت کا معاشرے میں خاص اثر ہے۔ جو لوگ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ان کی تعداد بھی کافی ہے اور ان کا اثر بھی کچھ کم نہیں ان کے درس کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ یہ عام طور پر اپنے درس میں احمدیت کا ذکر کرتے تھے اور نوجوانوں کو اس بات کی ترغیب دیتے تھے کہ قدامت پسندی کو چھوڑ کر اگر لبرل خیالات کا حامل ہونا ہے تو احمدیہ جماعت سے تعلق پیدا کریں۔ چنانچہ کئی دوست ان کے درس سے متاثر ہو کر کانو میں (جو شمال میں ایک بہت بڑا شہر ہے) احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اس وقت تصویر میں وہ بڑے جوش و خروش کے ساتھ اپنی بات بیان کر رہے ہیں۔ ایک ہاتھ اوپر اٹھایا ہوا ہے جیسے کسی جلسے میں تقریر کر رہے ہوں اور اپنی بات پوری طرح سمجھانے کے لئے ہاتھ کے اشاروں سے کام لیتے ہوں۔ مالم امینو کانو نے لیگوس میں اس دفعہ تشریف لانے کی غرض یہ بیان کی کہ میں اپنے درس میں ہمیشہ احمدیت کا ذکر کرتا ہوں اور اپنے دوستوں کو احمدیہ جماعت سے تعلق رکھنے اور احمدیہ جماعت میں شامل ہونے کی ترغیب دلاتا رہتا ہوں۔ یہ میں اس لئے نہیں کہتا کہ مجھے آپ سے یا کسی اور سے کوئی سیاسی توقعات ہیں لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ آپ اپنی جماعت کے افراد کو اس بات کی طرف توجہ دلائیں کہ اس وقت سیاسی جماعتوں میں سے جس جماعت کا رجحان دینی ہے اور جو لبرل ہے وہ ہماری جماعت ہے۔ آپ کی جماعت کا نام تھا نیپو۔ گویا کہ ایک رنگ میں آپ احمدیہ جماعت کے افراد کو یہ توجہ دلانا چاہتے تھے کہ آپ کے ذوق کی سیاسی پارٹی نیپو کے علاوہ اور کوئی نہیں بعض پارٹیاں تشدد کی قائل تھیں اور بعض انتہائی بے دینی کی عیسائی ہوں یا مسلمان۔ اس لئے وہ پارٹی جو نائیجیرین احمدیوں کو زیادہ راس آسکتی تھی ان کے خیال میں نیپو ہی تھی اگرچہ اس وقت سیاسی حالات کچھ ایسے تھے کہ ایک سیاسی پارٹی نے اپنا ایک ونگ سماجی بھی رکھا ہوا تھا۔ اور اس میں سب لوگ عیسائی بت پرست اور مسلمان اس لئے شامل تھے کہ اس پارٹی کو ان کے کسی پرانے بہت پرانے بزرگ کے ساتھ منسوب کیا گیا تھا۔ اس پارٹی کا نام تھا ایگوبے اومو ڈوڈوا۔ ڈوڈوا اس بزرگ کا نام تھا۔ اومو کے معنی اس کے بچے اور ایگوبے کے معنی سوسائٹی گویا کہ اوموڈوڈوا کی سوسائٹی۔ اور چونکہ یہ نام قومیت سے تعلق رکھتا تھا اس لئے اس میں عیسائی بدمذہب اور مسلمان سب کے سب شامل ہونا پسند کرتے تھے۔ لیکن بہرحال یہ بات بھی قابل غور تھی کہ کوئی جماعت دین سے تعلق رکھتی ہو اور دین کی لبرل حیثیت کو آگے لانا چاہتی ہو۔ ہمارے لئے یہ بات خاصی مفید تھی۔ چنانچہ اس موقع پر جو ہماری آپس میں گفتگو ہوئی اس میں خاصی مفاہمت ہو گئی۔ ہم تو اپنے سب نائیجیرین احمدیوں کو اس بات کی ترغیب دیتے تھے۔ کہ انہیں سیاست میں حصہ لینا چاہئے کیونکہ وہ نائیجیریا کی قوم کا ایک حصہ ہیں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے ملک کی سیاست سے متاثر نہ ہوں یا اسے کسی نہ کسی رنگ میں متاثر نہ کر سکتے ہوں۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر فرد کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ جس سیاسی پارٹی میں شامل ہونا چاہے ہو جائے۔ جماعت کو نہ اس پر کوئی اعتراض تھا اور نہ جماعت اس سلسلے میں کسی خاص پارٹی کی طرف اپنے افراد کی توجہ دلاتی تھی۔ چنانچہ بہت سے احمدی دوست نیپو میں بھی شامل تھے اور وہ اس پارٹی میں اس لئے شامل تھے کہ یہ ترقی پسندانہ خیالات رکھتی تھی اور اس کا دوسری پارٹیوں سے اختلاف بھی عام طور پر منطقی ہوتا تھا۔ تشدد اس پارٹی میں نام تک کو نہیں تھا اور یہ امر ہماری جماعت کے افراد کے مزاج کے مطابق تھا۔ تشدد کے سلسلے میں یہ بات بیان کی جاسکتی ہے کہ ایک دن ہم چار پانچ افراد دعوت الی اللہ کے لئے گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر ایک ایسے میدان کے قریب سے گذرے جہاں ایک سیاسی پارٹی کا جلسہ ہونے والا تھا۔ اس پارٹی کے نوجوان ہاتھوں میں بڑے بڑے چھرے لئے گھوم پھر رہے تھے بلکہ دوڑ بھاگ رہے تھے۔ انہوں نے صرف ایک ایک نیکر پہنی ہوئی تھی اور جنگجوئی پر مائل نظر آتے تھے۔ چنانچہ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو دو تین چھرے والے نوجوان ہماری طرف بھاگے اور ہم نے جلدی سے قریب کی ایک دکان میں پناہ لے لی۔ دوکاندار ہمارا دوست بھی تھا اور اس پارٹی سے نفرت بھی کرتا تھا۔ اور یہ نفرت تشدد ہی کی بناء پر تھی۔ چنانچہ اس نے اپنی دکان کا دروازہ بند کر لیا اور ہمیں کہا کہ جب تک یہ ہنگامہ ختم نہیں ہو جاتا آپ یہیں رکے رہیں چنانچہ اس ہنگامہ کے ختم ہونے تک ہم اس دوست کی دکان کے اندر چھپ کر بیٹھے رہے۔ یہ تھا بعض سیاسی پارٹیوں کا حال اور جب ان کے جلوس نکلتے تھے تو ان کے تشدد آمیز رویے کا مظاہرہ ہو جاتا تھا۔ سروں پر پٹیاں باندھی ہوئیں ہاتھوں میں چھرے لئے ہوئے اور دوسری پارٹیوں کے خلاف نعرہ بازی۔ عام طور پر حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی بجائے پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف نعرہ بازی کرتی تھیں۔ اور وہ شائد اس لئے کہ ان پارٹیوں کے مرکزی دفاتر کا تعلق الگ الگ تین صوبوں سے تھا۔ ایک شمال میں ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور یہ پارٹیاں آپس میں دست و گریباں تھیں بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ نیپو نائیجیرین جس کا رجحان سیاست کے ساتھ ساتھ دین کی طرف بھی تھا۔ اور تشدد اس میں نام کو نہیں تھا اس لئے اس کے لیڈر مالم امینو کانو نے مناسب سمجھا کہ احمدیہ جماعت کا تعاون حاصل کرے۔ وہ تعاون حاصل کرنے ہی کے لئے لیگوس مجھ سے ملنے آئے تھے

ایک یادداشت

میں نے جب ایف۔ اے۔ کے لئے اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا تو جن مضامین کا میں نے انتخاب کیا ان میں فارسی بھی تھی۔ یہ مضمون میرے لئے بالکل نیا تھا۔ نویں دسویں میں ڈرائنگ تھی۔ آٹھویں میں عربی تھی۔ ساتویں میں بھی عربی تھی سوائے چند روز کے کہ آخری امتحان دینے کے لئے فارسی لے لی تھی۔ اس لئے یہ مضمون میرے لئے بالکل نیا تھا۔ حضرت مولوی عبیداللہ صاحب بسمل جن کے گھر سے ہمارے گھر کے گہرے روابط تھے اور ایک عرصہ سے ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ میں نے سوچا کہ میں آپ سے فارسی کے اسباق لیا کروں۔ چنانچہ میں اپنی ایف۔ اے کی فارسی کی کتاب لے کر آپ کے پاس حاضر ہو گیا۔

آپ نے فارسی پڑھانے پر خوشی کا اظہار تو کیا لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ تم اپنے باپ سے فارسی کیوں نہیں پڑھتے۔ حالانکہ پنجاب میں اس وقت انہیں سب سے زیادہ فارسی زبان پر عبور حاصل ہے۔ بہرحال میں حضرت مولوی عبیداللہ صاحب کے پاس کچھ دیر فارسی پڑھتا رہا۔ آپ نظم کے حصے کے متعلق خاص طور پر توجہ دیتے اور دو چار شعروں کا ترجمہ بتا کر ان کی تشریح کرتے۔

اگرچہ اس طرح ان سے پڑھنے کا زیادہ دیر تک تو موقعہ نہ ملا اس لئے کہ وہ ایک طبیب تھے اور ان کے پاس مریضوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ میں جا کر ان کے پاس بیٹھتا تو مجھے کافی دیر تک خاموشی سے بیٹھنا پڑتا۔ ان کے پاس کبھی کبھی چند لحات ہوتے تھے کہ میری طرف توجہ دیں۔ اور ایسا کرنے سے یقیناً میرے اسباق پر اثر پڑتا تھا۔

لیکن ایک بات جو انہی دنوں میرے سامنے ہوئی اور جس کا لطف میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ایک روز مریض کوئی موجود نہیں تھا۔ صرف حضرت ثاقب مالیر کوٹلوی جن کی عمر تو اس وقت زیادہ نہیں تھی لیکن بہرحال انہوں نے داڑھی کو مہندی رنگا کیا ہوا تھا۔ حضرت مولوی عبیداللہ صاحب بسمل نے ان سے کچھ اشعار سنانے کے لئے کہا۔ اور انہوں نے کچھ دیر تک اپنی مختلف غزلوں کے اشعار سنائے۔ ایک شعر سن کر حضرت مولوی عبیداللہ صاحب بسمل نے اس قدر داد دی کہ بیٹھے بیٹھے ذرا سا اوپر کو اٹھے اور مالیر کوٹلوی صاحب کا چہرہ پکڑ کر ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور ان سے وہ شعر بار بار سنا۔ وہ شعر تو مجھے یاد نہ رہ سکا۔ لیکن داد کا یہ انوکھا اور پیار بھرا طریق آج تک میری

باقی صفحہ ۵ پر

یادرفتگاں

کفیلہ خانم

محترم شیخ تاج الدین صاحب جالندھری

اٹھارویں صدی کے اوائل میں ایک بزرگ جالندھر کے نواح میں وارد ہوئے اور ولی قندھاری کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کی تبلیغ سے بیشمار ہندو حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور آپ کی کرامات و دعاؤں سے بہت سے لوگوں نے مرادیں پائیں۔ وہیں ایک کھشتری ساہو کار مدت سے اولاد کی نعمت سے محروم تھا۔ وہ بھی آپ کے عقید تمندوں میں سے تھا اور اکثر آپ کی خدمت میں قدمبوسی اور دعا کے لئے حاضر ہوتا۔ آپ نے اسے اولاد کی بشارت دی اور فرمایا کہ پہلا بیٹا تمہارا ہوگا لیکن دوسرے کو دین اسلام کے لئے وقف کرنا ہوگا وہ ادھیڑ عمر میں اس خوشخبری سے بیحد خوش ہوا اور جب اللہ نے دوسرے بیٹے سے نوازا تو اسے لیکر بخوشی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا مولا رام حاضر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دیا تو مولا نے ہے اس لئے مولا بخش ہے آپ نے اسے اپنی کفالت میں لیا اور آپ کے زیر تربیت پروان چڑھا۔ وہ ہمارے والد صاحب محترم شیخ تاج الدین جالندھری کے پردادا تھے اور نہایت متقی عالم دین تھے۔ ہمارے دادا شیخ امیرالدین بھی اپنے زمانہ کے جیّد عالم اور مشہور طبیب تھے۔ شاعری کا شوق بھی رکھتے تھے۔ انہوں نے ہمارے والد صاحب کو بھی عربی صرف و نحو' حکمت اور دینی علوم سے روشناس کروایا۔ ساتھ دنیوی تعلیم بھی جاری رہی۔ والد [illegible]ار زبردست Mathematition [illegible]۔ اور یہ صلاحیت محض خداداد تھی جس کے معترف آپ کے اساتذہ بھی تھے۔ آپ کو اسلامی تاریخ سے خاص لگاؤ تھا۔ عربی اور انگلش نہایت روانی سے بولتے مطالعہ کا شوق تھا کوئی نہ کوئی کتاب آپ کے زیر مطالعہ رہتی۔ آپ شاعر تھے اور اس معاملہ میں نہایت باریک بین تھے آپ کو شعر کے وزن کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ نوجوانی میں حفیظ جالندھری کے ساتھ مشاعروں میں حصہ لیتے اور اکثر پہلا انعام حاصل کرتے لیکن آپ نے شاعری کو پیشہ نہیں بنایا اور جلد ہی مشاعروں سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ ہاں کبھی کبھی عمدہ شعر یا نظم کہتے یہ چیز آپ کی وراثت میں آئی اور آپ کے بچوں کو شاعری سے شغف رہا۔ خاص طور پر آپ کے بیٹے نصیر الدین شیخ PMG کا دیوان "شاخِ نمو" اس شوق کی دلیل ہے۔ والد صاحب نے اپنی سروس کا آغاز بطور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کیا۔ اٹھائیس سال کی عمر میں ۱۹۲۸ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے دادا جان نے سخت مخالفت کی اور جائیداد سے عاق کرنے کی دھمکی دی۔ آپ نے خود اپنے والد صاحب کی جائیداد سے دست برداری نامہ تیار کر کے رجسٹری کروایا اور اپنے والد بزرگوار کو پیش کیا اور کہا کہ یہ ڈر تو میرے لئے ہمیشہ کے لئے ختم ہوا اب آپ مجھ سے عقیدہ پر بات کریں۔ دادا جان نے فرمایا کہ میں نے تو صرف دھمکی دی تھی ورنہ میرا ارادہ ہرگز ایسا نہیں تھا۔ مگر آپ اپنی بات پر قائم رہے اور وراثت سے حصہ نہیں لیا۔ آپ کی کوشش سے آپ کے دوست ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ بھی احمدیت سے روشناس ہوئے اور پھر بعد از تحقیق جلد ہی احمدیت میں داخل ہو گئے اور آپ کی دوستی ہمیشہ قائم رہی۔ آپ کی دعوت الی اللہ سے ہماری والدہ صاحبہ اور ماموں نے بھی بیعت کی۔ والدہ صاحبہ تادم آخر اس عہد پر قائم رہیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

والد محترم احمدیت کے شیدائی نہایت دلیر اور چلتے پھرتے داعی الی اللہ تھے آپ دعوت الی اللہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے اس زمانے کے مشہور علماء سے آپ کی کئی دفعہ مذہبی گفتگو ہوئی۔

آپ کسرتی اور مضبوط جسم کے مالک تھے صحت بہت اچھی تھی۔ درمیانہ قد سرخ و سفید رنگت اور وجیہ شخصیت پائی تھی۔ سادگی' عاجزی اور منکسر المزاجی آپ میں بدرجہ اتم تھی۔ طبیعت میں زندہ دلی اور مزاح تھا جو آخر تک قائم رہا۔ آپ کی گھریلو زندگی مثالی تھی والدہ صاحبہ سے بے حد محبت اور شفقت کا سلوک تھا۔ پوری آمد والدہ صاحبہ کے ہاتھ میں پکڑاتے اور گھریلو معاملات میں کبھی دخل نہ دیتے۔ والدہ صاحبہ کے وفات کے بعد سنبھل نہ سکے اور صرف دس ماہ بعد مالک حقیقی سے جا ملے۔ بچوں سے بے حد پیار اور نرمی کا سلوک فرماتے اور اس میں اپنے اور غیر میں کوئی تخصیص نہ کرتے ان کی صحت کا خاص خیال رکھتے انہیں پڑھانے اور اعلیٰ تعلیم دلوانے کا بے حد شوق تھا۔ بچوں کو انگلش اور حساب خود پڑھاتے ساتھ ساتھ اٹھتے بیٹھتے دینی عقائد جماعت کے اصول و ضوابط اور امامت سے وابستگی کی تعلیم جاری رہتی خاص طور پر بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے پیار کی نصیحت فرماتے باقی مضامین والدہ صاحبہ کے ذمہ تھے۔ اگر کوئی بچہ دس دفعہ کوئی سوال پوچھتا تو ہر دفعہ سمجھاتے اور کبھی غصہ میں نہ آتے۔ امتحان سے پہلے پڑھائی پر بہت زور دیتے لیکن رزلٹ پر کبھی خفگی کا اظہار نہ فرماتے۔ دوسرے کی رائے کو اہمیت دیتے اور اپنی رائے کبھی نہ ٹھونستے۔

دینی تعلیم دلانے میں والدہ صاحبہ نے بہت محنت کی خود نماز روزہ کی پابند عبادت گذار نہایت صاف گو ہمیشہ سچ بولنے والی نیک خاتون تھیں۔ اولاد میں بھی یہی اوصاف پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں۔ والد صاحب بیحد دعاگو تھے آپ کی دعا کا دائرہ بہت وسیع تھا بچے بڑے سب آپ کے گرویدہ تھے اور آپ سے خوب دعائیں لیتے۔ آپ نے ایک بھرپور زندگی گذاری اور اللہ تعالیٰ نے بہت خوشیاں دکھائیں۔ آپ صاحب رویاء و کشوف تھے۔

والد صاحب اور والدہ صاحبہ میں بطور خاص ایک صفت تھی اور وہ تھی مہمان نوازی۔ بچپن میں ہمارے گھر لکڑیوں کی آگ جلتی اور یہ کبھی نہ بجھتی آپ کا لنگر ہر خاص و عام کے لئے ہمیشہ کھلا رہتا۔ اکثر احمدی طلباء اور غیر از جماعت احباب ہمارے گھر مہینوں بلکہ سالوں بطور مہمان قیام کرتے اور آپ کی مہمان نوازی سے بہرہ ور ہوتے۔ غریبوں اور کمزوروں سے حسن سلوک اور خدمت خلق سے آپ کبھی نہ تھکتے۔ ضرورتمندوں کو قرض دیتے جو بہت کم وصول ہوتا غریبوں کو نوکریاں دلوانا ان کے دفتروں اور عدالتوں کے کام کروانا اور ان کی ہر طرح مدد کرنا آپ کا دن رات کا شغل تھا۔ خدمت خلق میں آپ بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار رہتے والدہ صاحبہ نے اپنا تمام زیور بیچ کر رقم بنک میں رکھوائی ہوئی تھی آپ کے دوست کو ضرورت پڑی تمام رقم اس کے حوالے کی جو مدت بعد واپس ہوئی۔ ریٹائر ہوئے تو کافی رقم ملی بچے کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے تھے بظاہر آمد کی کوئی صورت نہ تھی لیکن ایک دوست کی ضرورت پر تمام رقم اسے دے دی جو اس نے معمولی قسطوں میں واپس کی۔ غرض آپ کی زندگی مخلوق خدا کی خدمت سے عبارت تھی۔ خود کو کبھی بوڑھا نہیں سمجھا۔ نوے سال کی عمر میں اس طرح کے ایک کام کے لئے جاتے ہوئے ایک زبردست حادثہ کا شکار ہوئے اور زندگی کے آخری چھ سال چلنے پھرنے سے معذور رہے لیکن یہ تمام عرصہ نہایت صبر سے ہمیشہ اللہ کا شکر کرتے ہوئے گذارا۔ ہر وقت چھوٹے چھوٹے پمفلٹ لکھتے اور چھپوا کر مفت تقسیم کرواتے اٹھارہ اگست کو لکھتے ہوئے یکایک برین ہیمرج ہوا اور بائیں طرف مفلوج ہو گئی ایک ماہ سروسز ہسپتال میں زیر علاج رہے بفضل تعالیٰ علاج میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ بہو' بیٹوں' بیٹیوں' پوتوں' نواسوں نے دل و جان سے دن رات خدمت کی' تادم آخر ہر طرح ہوش میں رہے۔ اس تمام وقت میں آپ چوبیس گھنٹہ ذکر الہٰی' دعاؤں اور نمازوں میں مصروف رہے۔ یکایک بغیر کسی تکلیف کے آخری سانس لیا اور مالک حقیقی سے جا ملے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ کی عمر ۹۵ سال تھی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے بفضل تعالیٰ آپ کا کنبہ ۷۲ افراد پر مشتمل ہے۔ ہمارے ابا جان ہی ہم سے جدا نہیں ہوئے بلکہ دعاؤں کے خزانے اور محبت و شفقت کے بھرے پیمانے تھے جو ہم سے چھن گئے۔ ہم صرف ان کے لئے دعا ہی کر سکتے ہیں اور احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے ابا جان اور اماں جان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان کی تربت پر اپنی رحمتوں کی بارش فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ ان کی پر درد دعاؤں کو اپنی رحمت سے قبول فرمائے۔ ان کی نسل اور آنیوالی نسلیں ان کی دعاؤں کے ثمرات سے مستفیض ہوتی رہیں۔ آمین۔

بقیہ صفحہ ۴

آنکھوں کے سامنے ہے۔ مالیرکوٹلوی صاحب بہت اچھا شعر کہتے تھے۔ عام طور پر ان کی نظمیں جنہیں غزل نما کہا جا سکتا ہے احمدیت ہی سے متعلق ہوتی تھیں۔ اور جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے حضرت مولوی عبیداللہ صاحب بسمل کو اس قسم کی نظموں سے خاصا پیار تھا اور انہی میں سے ایک شعر پر انہوں نے یہ داد دی تھی۔

ایک عرصے کے بعد میں نے سنا کہ جب ثاقب مالیرکوٹلوی صاحب فوت ہوئے تو ان کی تدفین کے بعد غیروں نے ان کی نعش قبر سے نکال کر باہر پھینک دی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مالیرکوٹلوی صاحب اور حضرت مولوی عبیداللہ صاحب بسمل کے درجات بلند کرے اور جو تھوڑا بہت مجھے حضرت مولوی عبیداللہ صاحب بسمل سے پڑھنے کا موقعہ ملا اس کی انہیں بہت بہت جزا دے اور اس کے فائدہ سے مجھے ہمیشہ متمتع کرتا رہے۔ کہ ان کا چند روز کا پڑھایا ہوا ابھی اگرچہ لفظاً لفظاً تو یاد نہیں رکھ سکا۔ لیکن اس کی روح مجھ میں ضرور سرایت کر گئی۔ اور ان کی محبت جو پہلے ہی خاندانی تعلقات کی بناء پر خاصی دل میں موجود تھی اور بھی بڑھ گئی۔ میری ان کے لئے خاص طور پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرتا رہے اور انہیں ہمیشہ اپنے قرب سے نوازے رکھے۔

(ان-س)

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

بوسنین کی فتوحات کی خبریں

بوسنیا کے دکھوں اور ناقابل بیان اذیتوں کی دردناک خبروں کے تسلسل کے بعد اب بوسنیا کی افواج کی بعض کامیابیوں کی خبریں ملنا شروع ہو گئی ہیں۔ تازہ خبروں کے مطابق بوسنین حکومت کی مسلم افواج نے وسطی بوسنیا میں سربوں کی بعض مورچہ بندیوں کو توڑ کر پیش قدمی کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ بوسنیا والوں نے یہ دوسرا محاذ کھولا ہے۔ اس سے پہلے اس ہفتے کے شروع میں مغربی بوسنیا میں انہوں نے ایسا ہی حملہ کیا تھا۔

اس حملے کی خبریں چند دنوں سے آ رہی ہیں اور اقوام متحدہ کے ذرائع نے اس کی تصدیق بھی کر دی ہے۔ کہ بوسنیا کی حکومت کی افواج نے مغربی بوسنیا میں بہاک کے قصبے کی حفاظتی لائن توڑ دی ہے۔ اور سو سے ڈیڑھ سو مربع کلو میٹر کا علاقہ سرب فوجوں سے چھین لیا ہے۔ یہ حملہ اور پیش قدمی جس طرح سے جاری ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بوسنین مسلم افواج چند دنوں میں بہاک کے قصبے پر قبضہ کر لیں گے۔

بوسنین افواج اب اپنی نئی پوزیشنوں کو مستحکم کر رہی ہیں۔ وہ بہاک کے جنوب مشرق کی سمت سے آگے بڑھ رہی ہیں۔

وسطی محاذ پر بوسنین فوجیں سربوں کے ٹھکانوں پر مسلسل حملے کر رہی ہیں۔ یہ حملے کیوپریز نامی قصبے کے قریب کئے جا رہے ہیں۔

اقوام متحدہ کی برطانوی فوج کے ترجمان نے بتایا ہے کہ ہمارا خیال ہے کہ انہوں نے کچھ کامیابی حاصل کر لی ہے۔ لیکن ہمیں اس بارے میں ابھی تک معین طور پر علم نہیں سکا۔

بوسنین ذرائع ابلاغ نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے کیوپریز ریجن میں خاصا علاقہ آزاد کرا لیا ہے۔

اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کی خاتون ترجمان نے بتایا ہے کہ کیوپریز کے گرد لڑنے والے ۲۴۰۰۔ سرب لڑائی سے بھاگ گئے ہیں۔ یہ جگہ سراجیوو سے ۹۰۔ کلومیٹر دور مغرب میں واقع ہے۔

خاتون ترجمان نے بتایا ہے کہ بوسنین افواج نے کیوپریز کے قصبے پر بمباری کی۔ اور یہ کہ سرب مہاجرین بھاگ کر شمالی کی طرف سیوو کے علاقے کی طرف چلے گئے جہاں مقامی ریڈ کراس نے ان کو ابتدائی طبی امداد پہنچائی۔

بوسنین جنرل رفعت بلاجاک نے کیوپریز کو آزاد کرانے کا اعلان کیا اور بوسنین کروٹ افواج سے کمک طلب کی ہے۔

فوری طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کروٹ افواج نے جو بوسنین مسلم افواج کی حلیف تصور ہوتی ہیں' انہوں نے حملے میں شرکت کی ہے یا نہیں۔

کیوپریز کا قصبہ اہم فوجی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ اس شمالی سڑک پر واقع ہے جو سربوں کے زیر قبضہ شمالی بوسنیا کو کروشین بندر گاہ سے ملاتی ہے۔ اس سڑک پر سرب علیحدگی پسندوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔

لندن میں وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے بتایا کہ چار برطانوی فوجیوں اور ان کی خاتون ترجمان کی رہائی کے لئے بات چیت ہو رہی ہے جن کو سرب فوجیوں نے ٹومی سلاو گراڈ کے قصبے کے قریب سے گرفتار کر لیا تھا۔

یہ پانچوں افراد برطانوی رابط ٹیم برائے بوسنیا کے رکن تھے۔ اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ یہ پانچوں کیوپریز کے پولیس سٹیشن میں نامعلوم وجوہات سے قید ہیں۔ برطانوی فوجیوں نے ان افراد کے بارے میں کسی قسم کی جاسوسی کے شبہات کو مضحکہ خیز قرار دیا۔ یہ افراد اس علاقے میں اشیائے ضروریہ کی فراہمی کی راہ ہموار کرنے کے لئے سرب فوجیوں سے رابط قائم کر رہے تھے۔ ان کے یہ رابطے اقوام متحدہ کی امن افواج کا ایک لازمی کام ہیں۔

☆ ○ ☆

اقوام متحدہ اور نیٹو میں فضائی حملوں کے بارے میں معاہدہ

اقوام متحدہ اور نیٹو کے درمیان طویل بات چیت کے بعد بوسنیا میں فضائی حملوں کے بارے میں معاہدہ طے پا گیا ہے۔ اس معاہدے کی توثیق نیٹو کے سفرا کی میٹنگ میں کی جائے گی۔ نیٹو کے ذرائع نے بتایا ہے کہ اس معاہدے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سربوں کے خلاف فضائی حملوں میں شدت پیدا کر دی جائے گی۔

نیویارک میں طے پانے والے اس معاہدے کے تحت اقوام متحدہ نے نیٹو کی وہ تجاویز مان لی ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ حملوں سے پہلے سربوں کو وارننگ دینے میں وقت نہ ضائع کیا جائے اور یہ کہ نیٹو کو اجازت ہو گی کہ وہ بیک وقت ایک سے زائد ٹھکانوں پر حملہ کرے۔

نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے ہیگ (ہالینڈ) میں اس معاہدے کی تفاصیل بتاتے ہوئے کہا کہ نیویارک میں طے پانے والے معاہدے سے فضائی حملوں کو زیادہ سخت بنایا جائے گا۔

تاہم نیٹو ہی کے ایک افسر نے جو اس معاہدے کا متن تیار کرنے والوں میں شامل تھا اس تاثر کی تردید کی اور کہا کہ یہ ایک نمائشی معاہدہ ہے۔ اور محض کاغذی کارروائی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ نیٹو اور اقوام متحدہ کے درمیان نقصان دہ اختلافات کو دور کرنا تھا۔ اس معاہدے سے ہر فریق اپنی مرضی کا مطلب اخذ کر سکتا ہے۔

نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ تاہم اس معاہدے سے اقوام متحدہ کا وہ کلیدی کردار باقی رہے گا کہ وہ کسی بھی حملے کی منظوری دے یا نہ دے۔

ماضی میں جو فضائی حملے نیٹو نے کئے ہیں وہ اس لئے بہت حد تک بے معنی رہے ہیں کہ ان حملوں سے قبل اقوام متحدہ کے افسران سربوں کو وارننگ دینے میں خاصا وقت ضائع کر دیتے تھے جس سے وہ متنازعہ علاقوں سے اپنا اسلحہ ہٹا لیتے تھے اور جب حملہ ہوتا تھا تو وہ بھی صرف ایک معینہ جگہ پر ہوتا تھا جس سے سربوں کو محض معمولی سا ہی نقصان پہنچتا تھا۔ ان باتوں سے نیٹو کے وقار کو دھچکا پہنچا تھا اور سربوں کی من مانی کارروائیوں میں کوئی کمی نہ آئی تھی۔

اقوام متحدہ کے ذرائع فضائی حملوں کے بارے میں بہت محتاط ہیں کیونکہ ان کو خطرہ ہے کہ ان حملوں کی تعداد میں اضافہ ہونے سے جنگ کا دائرہ پھیل جائے گا اور اقوام متحدہ کی امن فوج کے فوجیوں کی زندگیوں کو خطرات لاحق ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ فوجی بہت ہلکے اسلحہ سے لیس ہیں اور اگر کوئی فریق ان پر شدت سے حملہ کرے تو وہ اپنا دفاع پوری قوت سے نہیں کر سکتے۔ امریکہ ان حملوں کو سختی سے جاری رکھنے کے حق میں ہے جبکہ نیٹو کے بعض ممالک فرانس اور برطانیہ ان حملوں سے ہر ممکن طور پر بچنا چاہتے ہیں۔ انہی دونوں ملکوں کی افواج اقوام متحدہ کی امن فوج میں زیادہ تر شامل ہیں۔

☆ ○ ☆

برما کی خاتون لیڈر کی آرمی انٹیلی جنس چیف سے ملاقات

برما کی خاتون اپوزیشن لیڈر جو عرصہ پانچ سال سے زیر حراست ہیں انہوں نے بری فوج کے انٹیلی جنس کے سربراہ سے تین گھنٹے طویل ملاقات کی اور برما کی تازہ سیاسی اور اقتصادی صورت حال پر بات چیت کی۔ برما کی فوجی حکومت کے بڑوں سے ایک ماہ میں ان کی یہ دوسری ملاقات ہے۔ اس قبل برما کے فوجی حکمران سے ان کی ملاقات کا منظر ٹیلی ویژن پر دیکھ کر برما اور دنیا بھر کے لوگ حیران رہ گئے تھے۔

مادام آنگ سان سو کائی ۱۹۸۹ء میں عام انتخابات جیت گئی تھیں۔ لیکن فوجی حکومت نے ان کی فتح کو تسلیم نہ کیا اور انتخابات کو کالعدم قرار دے کر ان کو ان کے گھر پر نظر بند کر دیا گیا۔ نظربندی کے دوران ہی ان کو امن کا نوبل انعام دیا گیا تھا۔

حالیہ ملاقات کے وقت فوج کے ایڈووکیٹ جنرل اور آرمڈ فورسز کے انسپکٹر جنرل بھی موجود تھے۔ یہ ملاقات برما کے دارالحکومت رنگون کے ملٹری ہیڈ کوارٹرز میں ہوئی۔ فوجی حکومت ملک میں جو سیاسی اور اقتصادی تبدیلیاں لا رہی ہے ان پر مادام آنگ سو کائی نے بات چیت کی۔

برما کی خاتون لیڈر اس ملاقات میں برما کی خواتین کا روایتی لباس پہنے ہوئی تھیں اور تین اعلیٰ فوجی افسروں سے محو گفتگو تھیں برما کے ٹیلی ویژن نے اس ملاقات یا اس کے اثرات کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتائی۔

نوبل انعام یافتہ مادام آنگ سو کائی کی عمر ۴۹۔ سال ہے۔ ان کو جولائی ۱۹۸۹ء میں ملکی سلامتی کے لئے خطرہ قرار دے کر گرفتار کیا گیا تھا۔ انہوں نے انتخابات میں ۸۰۔ فیصد سے زائد سیٹیں حاصل کی تھیں وہ برما کی جنگ آزادی کے ہیرو جنرل آنگ سان کی صاحبزادی ہیں۔

فوجی حکمران نے کئی بار ان کو اس شرط پر رہا کرنے کی پیشکش کی ہے کہ ملک اور سیاست چھوڑ کر باہر چلی جائیں۔ مگر انہوں نے ہر بار ایسی پیشکش کو مسترد کر دیا۔

آخر کار برما کی حکومت اب ایک ایسی آئینی ترمیم لا رہی ہے جس کے نتیجے میں مادام آنگ سو کائی زندگی بھر برما کی لیڈر نہ بن سکیں گی۔ مادام کائی نے اس آئینی شق کو غیر نمائندہ اور بلاجواز قرار دے کر اس پر تنقید کی ہے۔

☆ ○○○ ☆

اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اس کو بدل دے گا یا اسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بد عملیوں کے سبب آتی ہے ورنہ (صاحب ایمان) کے ساتھ خدا کا سایہ ہوتا ہے (صاحب ایمان) کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

نوید الرحمان ابن محمد امداد الرحمان صدیقی
مربی سلسلہ چٹاگانگ بنگلہ دیش

بریرہ نصرت بنت محمد امداد الرحمان صدیقی
مربی سلسلہ چٹاگانگ بنگلہ دیش

شاہدہ اسلم بنت اسلم پردیسی
موضع کوٹ ہیبت ڈی جی خان

بارعہ حنیف بنت راناحنیف احمد سانگھڑ

نصرت جہاں بنت عزیز احمد لاہور

ظہیر احمد ابن حکیم محمود احمد طالب ربوہ

وقاص نوید رانا ابن راناحنیف احمد سانگھڑ

فائزہ صبوحی بنت محمد ادریس بشیر ربوہ

زعیمہ مریم بنت شیخ منیر احمد اوکاڑہ

نادیہ ماہم بنت رفیق احمد ہاشمی اوکاڑہ

بلال احمد ابن محمد انوار الحق لاہور

بقیہ صفحہ ۳

بھی نگران رہنا چاہئے اور بحیثیت جماعت اپنے بھائیوں، اپنی بہنوں، اپنے بچوں، اپنے مردوں، عورتوں اور بوڑھوں سب پر نگران رہنا چاہئے تو رمضان مبارک میں آپ جہاں دوسری دعائیں کریں گے وہاں سورہ فاتحہ کو پڑھتے ہوئے ان مضامین کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی اصلاح کی بھی کوشش کریں۔ اپنے اندر ایک شعور پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے شعور کو ہمیشہ بیدار رکھنے کی کوشش کریں اور اپنے بھائیوں کے لئے کمزوروں کے لئے اور غافلوں کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ سب کے اندر سے ایک باشعور انسان پیدا فرمادے جو خلق آخر کا آغاز ہوگا۔

قرآن کریم نے جہاں خلق آخر کا ذکر فرمایا ہے وہ خلق آخرانسان کے اندر سے پیدا ہوتی ہے اور اس کا آغاز اسی طرح ہوتا ہے کہ ایک غافل انسان سے ایک باشعور انسان جنم لینے لگتا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ آنکھیں کھولتا ہے، کروٹ بدلتا ہے، اپنے اندرونی ماحول کو دیکھنے لگ جاتا ہے، اس کے اندھیرے چھٹنے لگتے ہیں۔ آنکھیں ملتا ہے تو اور زیادہ روشنی دکھائی دیتی ہے۔ اور وہ اپنے نفس کا شعور ہے جو رفتہ رفتہ عرفان باللہ میں منتقل ہو جاتا ہے اور انسان کے اندر سے ایک خلق آخر ظاہر ہوتی ہے۔ پس اس رمضان میں خصوصیت کے ساتھ اپنے لئے یہ دعائیں کریں اور بنی نوع انسان کے لئے بھی یہ دعائیں کریں کہ وہ دعوے تو بہت کرتے ہیں، اللہ ان کو بھی کوئی شعور تو عطا کرے۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ۱۲۴ تا ۱۲۹)

ہومیوپیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

- جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
- جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
- خالی شیشیاں و ڈراپرز •
- اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵٪ خصوصی رعائت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
- ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ، اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی انگلش میں METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771
04524-211283
فیکس 92-04524-212299

خبریں

ربوہ: 2 نومبر-1994ء
موسم معتدل ہے۔
درجہ حرارت کم ازکم 17 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن ایک بار پھر دھرنا مار کر بیٹھ گئی۔ اپوزیشن کے اراکین نے سینکڑوں چھوٹے چھوٹے لوٹے حکومتی بنچوں کی طرف اچھال دیئے۔ پنجاب میں اپوزیشن نے مذاکرات کی دعوت مسترد کر دی۔ پنجاب اسمبلی کی اپوزیشن نے کہا کہ حکومتی اراکین نے خود غیر سنجیدہ رویہ اختیار کر رکھا ہے لیکن سارے ایوان کو درس دے رہے ہیں۔ ہم حکومت کے ساتھ کبھی نہیں بیٹھیں گے۔ حکومتی اراکین نے کہا کہ حزب اختلاف نے اجلاس مہنگائی اور امن وامان پر بحث کے لئے بلایا تھا لیکن یہاں کیا ہو رہا ہے ارکان نے غیر سنجیدہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ آئیں ہمارے ساتھ بیٹھ کر مذاکرات کریں۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور موہل گذشتہ روز اس وقت سخت غصے میں آگئے جب حکومت اور اپوزیشن دونوں کی طرف سے ہنگامہ آرائی' الزام تراشی اور آوازے کسنے کا سلسلہ جاری تھا۔ وہ ارکان اسمبلی پر برس پڑے اور کہا کہ میں کسی وزیر قائد ایوان یا قائد حزب اختلاف کو نہیں جانتا۔ قواعد وضوابط کا پابند ہوں۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ایوان کا تقدس مجروح کیا جا رہا ہے۔ دونوں طرف سے کارروائی ٹھیک نہیں چلائی جا رہی۔ کوئی مجھے ڈکٹیٹ نہیں کرا سکتا ایسا ہوا تو اجلاس ختم کر دوں گا۔ استعفیٰ دے دوں گا۔ ڈپٹی سپیکر کے ان ریمارکس سے ایوان پر سناٹا چھا گیا اور ہر طرف خاموشی ہو گئی۔

○ ضلع دیر میں جائیداد کی ملکیت کے ۳۲ سالہ پرانے تنازعہ پر جاگیردار نے گاؤں "شیتاک" پر اپنے مسلح گروہ کے ساتھ حملہ کر کے پورے گاؤں کو نیست و نابود کر دیا۔ ۲۱۔ معصوم بچوں سمیت ۲۶۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ گاؤں کو بعد میں آگ لگا دی اور اندھا دھند فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔ قیمتی اشیاء بھی لوٹ لیں۔ راکٹ لانچروں ہینڈ گرینیڈوں اور توپوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ حملہ آوروں کی تعداد ۲۰۰ تھی جو علی الصبح جب لوگ سوئے تھے حملہ آور ہوئے۔

○ پنجاب اسمبلی کے اپوزیشن رکن انعام اللہ نیازی کو پولیس نے عین اسمبلی کے ہال کے سامنے اس وقت دبوچ لیا جب وہ قائد حزب اختلاف مسٹر پرویز الٰہی کی گاڑی میں بیٹھنے لگے۔ اس سے قبل پنجاب اپوزیشن نے مال روڈ پر اسیر اراکین اسمبلی کی رہائی کے لئے جلوس نکالا اور نعرہ بازی کی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے اسیر ارکان کو ایوان میں لانے کے بارے میں حکومت کا موقف بالآخر حتمی طور پر مسترد کر دیا۔ تاہم انہوں نے اپنے احکامات پر عمل در آمد نہ ہونے پر صوبائی حکومتوں کے بارے میں اپنی رولنگ محفوظ رکھی۔ اپوزیشن نے سپیکر کی رولنگ کا پانچ منٹ تک مسلسل تالیاں بجا کر خیر مقدم کیا۔ اپوزیشن لیڈر جاوید ہاشمی نے کہا کہ ثابت ہو گیا ہے کہ سپیکر ایوان کے محافظ ہیں۔ ظفر اللہ جمالی نے کہا کہ آپ نے اپنا فرض نبھایا ہے اس کے باوجود اجلاس میں بار بار ہنگامہ آرائی ہوئی اور جھڑپیں ہوئیں۔

○ کراچی کی لیاقت آباد سپر مارکیٹ میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے چھ دکاندار ہلاک ہو گئے۔ نارتھ ناظم آباد اور رنچھوڑ لائن میں ۵ سالہ بچے سمیت دو افراد قتل کر دیئے گئے۔ اکتوبر کے مہینے میں ۱۵۔ پولیس والوں سمیت کراچی میں ۱۵۱۔ افراد ہلاک ہوئے۔ ۱۱۔ افراد کو پولیس نے ہلاک کر دیا۔ لیاقت آباد کی سپر مارکیٹ پر حملہ سے تمام مارکیٹیں بند ہو گئیں پورے علاقے میں سخت خوف و ہراس پھیل گیا۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے علاقے کا محاصرہ کر لیا۔

○ حیدر آباد میں موٹر سائیکل سوار دو نامعلوم دہشت گردوں نے گنجان آباد علاقے میں ایک ہوٹل پر کلاشن کوفوں سے اندھا دھند فائرنگ کر کے ۳۔ افراد کو ہلاک کر دیا۔

○ معروف کمپیئر اور صحافی دلدار پرویز بھٹی کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں لاہور میں وحدت کالونی کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ عمران خان ان کی میت نیویارک سے لیکر آئے۔

○ پنجاب اسمبلی میں باوردی پولیس کی موجودگی پر اپوزیشن نے شدید احتجاج کیا جس پر ڈپٹی سپیکر نے بتایا کہ سپیکر نے انہیں سارجنٹ ایٹ آرمز کی مدد کے لئے بلایا ہے۔ تاہم بعد میں پولیس والوں کو ہال سے باہر جانے کو کہہ دیا گیا۔

○ پنجاب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ قائد حزب اختلاف مسٹر پرویز الٰہی نے کہا کہ وہ دوبارہ اجلاس طلب کرنے کے لئے ریکوزیشن دیں گے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو چار روزہ دورے پر فرانس روانہ ہو گئی ہیں۔ وہ میراج طیاروں کے حصول کے لئے بات چیت کریں گی اس کے علاوہ فرانس کی قومی اسمبلی سے بھی خطاب کریں گی۔

○ سابقہ دور حکومت میں ۱۹۹۲ء میں لانگ مارچ کے موقع پر پیپلز پارٹی کے لیڈروں کے خلاف بنائے گئے ۳۰۰ مقدمات حکومت نے واپس لے لئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔

○ اپوزیشن نے پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے کے خلاف تحریک عدم اعتماد لانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اپوزیشن نے پنجاب اسمبلی کا اجلاس وقت سے پہلے ملتوی کرنے پر احتجاج کیا۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ حکومت اور قومی اسمبلی کے سپیکر کے درمیان "ڈیڈلاک" ختم کرانے کے لئے میدان میں آگئے انہوں نے سپیکر سے مذاکرات کئے اور اس کے بعد صدر کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ سپیکر سارا دن آئینی و قانونی ماہرین سے مشورے کرتے رہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے ۱۵۔ بھارتی فوجیوں کو اغوا کرنے کے بعد قتل کر دیا۔ مختلف جھڑپوں میں بھی ۱۷۔ فوجی مارے گئے۔ مجاہدین نے بھارتی اسلحہ پر قبضہ کر لیا۔ فوج کی کئی گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔ مزید کمک پہنچ جانے پر گھر گھر تلاشیاں لی گئیں۔ ۱۳۔ مجاہدین نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

○ وزیر داخلہ نے اپوزیشن کو کہا ہے کہ اگر وہ صدر اور وزیر اعظم کے استعفوں کا مطالبہ ترک کر دے تو ہم ان کے پیکیج پر بات چیت کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسیر ارکان اسمبلی بھی اجلاس میں شریک ہو جائیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اپوزیشن کے پاس کہنے کو کچھ بھی نہیں ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے ترجمان نے اپوزیشن لیڈر نواز شریف سے کہا ہے کہ وہ ٹیلی ویژن پر مناظرے کے لئے تاریخ دیں تاکہ بروقت انتظامات کئے جا سکیں۔ مناظرہ غیر جانبدار صحافیوں اور دانشوروں کی موجودگی میں ہونا چاہئے۔ لکھا ہوا مواد پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

○ سپریم کورٹ کے ریٹائر ہونے والے جج مسٹر جسٹس محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ اعلیٰ عدالتوں میں حقدار کو حق ملے گا تو ریفرنس میں حاضر ہو جاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے سینئر ترین جج جسٹس سعد سعود جان اور ان کے بعد اجمل میاں ہیں جو بے داغ کردار کے مالک ہیں۔

○ اپوزیشن کے ارکان نے وزیر اعلیٰ وٹو کے خلاف فوجداری مقدمہ کی درخواست دی ہے۔ درخواست میں الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے ملازم بھیج کر اپوزیشن رکن انعام اللہ نیازی کو اغوا کر لیا ہے۔

اطلاع عام منسوخی مختار نامہ عام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ خاکسار نے رانا منیر احمد صاحب ولد جناب بابو غلام جیلانی صاحب ساکن 9/31 دارالعلوم شرقی ربوہ کو دیا ہوا مختار نامہ عام مورخہ 22 نومبر ۱۹۹۰ء انکی طرف سے اسکے غلط استعمال کی وجہ سے منسوخ کر دیا ہے اس بنا پر میرے اور میرے بچوں طارق عطاء اللہ اور عامر سہیل کے نام کے ربوہ و نواح ربوہ میں قطعات اراضی کی دیکھ بھال نگہداشت یا فروخت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا اور نہ ہی میں ان کی طرف سے کی ہوئی کسی کارروائی کا ذمہ دار ہوں گا۔ (المشتہر) چوہدری عطاء اللہ

P.E.C.H.S 6 بلاک 43/4/P کراچی

ڈش اینٹینا ڈش اینٹینا

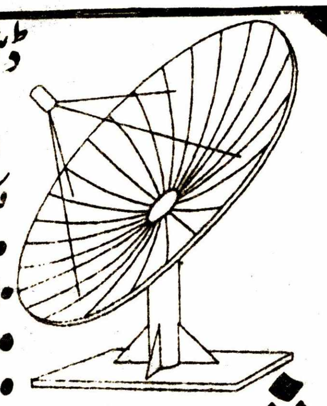

بفضل خدا تعالیٰ

ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔

- بھاری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش اینٹینا (گارنٹی شدہ)
- بہترین ریموٹ کنٹرول ریسور (امپورٹڈ)
- امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
- اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
- قیمت صرف 9500/- اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش اینٹینا لگوائیے

ہمارا معیار ہماری مقبولیت

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان

فون: 211274 فون رہائش: 212487